وائظ الجمعہ

مادّہ پرستی کا بڑھتا ہوا رجحان

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

مادّہ پرستی (دنیاداری) کا بڑھتا ہوا رجحان

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مادّہ پرستی (دنیاداری) کا بڑھتا ہوا رجحان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

مادّہ پرستی سے مُراد

برادرانِ اسلام! دنیاوی مال واَسباب، عیش وعشرت اور آسائش وآرام کی ایسی محبت جو انسان کو اپنے رب تعالی اور آخرت سے غافل کر دے، مادّہ پرستی یا دنیاداری کہلاتی ہے، اور ایسا اُس وقت ہوتا ہے جب انسان مادّہ پرستی (دنیاداری) کا شکار ہوکر اپنے مقصدِ تخلیق سے غافل ہو جاتا ہے، اور انسان کا مقصدِ تخلیق عبادتِ الٰہی ہے؛ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴾[1] "میں نے جن اور انسان اس لیے بنائے کہ میری بندگی (عبادت) کریں"۔

(۱) پ۲۷، الذاريات: ٥٦.

مادّہ پرستی کی مُمانعت

حضراتِ ذی وقار! قرآنِ کریم میں دنیا کی محبت اور مادّہ پرستی سے ممانعت فرمائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ﴾(1) "اے لوگو یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے! تو ہرگز دنیا کی زندگی تمہیں دھوکہ نہ دے!"۔

اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم میں بے جا دنیاداری اور مادّہ پرستی پر تنبیہ فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴾(2) "اے ایمان والو! نہ تمہارے مال نہ تمہاری اَولاد، کوئی چیز تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کردے! اور جو ایسا کرے تو وہی لوگ نقصان میں ہیں"۔

دنیا کی زندگی... ایک دھوکا اور فریب

عزیزانِ محترم! دنیا کی زندگی ایک دھوکا، فریب اور کھیل تماشا ہے، لہذا اس کی خاطر غفلت میں پڑ کر خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ اور روزِ آخرت کو بھول جانا، نادانی اور حَماقت ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ﴾(3) "یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کُود"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں، کھیل میں دل لگاتے ہیں، پھر اس

---

(١) پ٢٢، فاطر: ٥.

(٢) پ٢٨، المنافقون: ٩.

(٣) پ٢١، العنكبوت: ٦٣.

سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں، یہی حال دنیا کا ہے، نہایت سریعُ الزّوال (جلدی مٹنے والی) ہے، اور موت یہاں سے ایسے جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل کُود والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں"[1] ؏

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے![2]

دنیا کے بے وُقعت اَسباب

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی کے نزدیک دنیا اور اس کے بے جا اَسباب انتہائی بے وُقعت ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۝ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا﴾[3] "جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اس سے زمین کو سجایا؛ تاکہ لوگوں کو آزمائیں کہ کون اُن میں سے اچھے اعمال کرتا ہے، اور جو کچھ اُس پر ہے ایک دن ہم اُسے پھر سے میدان کر چھوڑیں گے"۔

بے جا دنیاوی مال واَسباب جمع کرنے کی کوشش

عزیزانِ مَن! مادّہ پرستی اور بے جا دنیاوی مال واَسباب جمع کرنے کی کوششیں، رائیگاں اور بے کار ہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا﴾[4] "آپ فرما دیجیے کہ کیا ہم تمہیں بتا دیں، کہ سب سے بڑھ کر

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۲۱، العنکبوت، زیرِ آیت: ۶۴، صـ۷۴۷۔
(۲) کلام خواجہ عزیز الحسن مجذوب۔
(۳) پ۱۵، الکہف: ۷، ۸.
(٤) پ١٦، الكهف: ١٠٣، ١٠٤.

ناقص عمل کن کے ہیں؟اُن کے جن کی ساری کوشش دنیاکی زندگی میں گم ہو گئی، اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں!"۔

بے جا جمع مالِ دنیا اور مادّہ پرستی کی ممانعت

حضراتِ ذی وقار! قرآنِ کریم میں مادّہ پرستی، اور آخرت سے غافل لوگوں کی صحبت سے کِنارہ کشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾(۱) "اپنے آپ کو اُن سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اُس کی رضا چاہتے ہیں، اور تمہاری نگاہیں اِنہیں چھوڑ کر دوسرے پر نہ پڑیں! کیا تم دنیا کی زندگانی کا سنگھار چاہو گے؟! اور اُس کا کہا مَت مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا، اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا، اور اس کا کام حد سے گزر گیا"۔

دنیاوی مال واَسباب میں بے جا رغبت

میرے محترم بھائیو! دنیاوی اُمور میں ضرورت سے زیادہ اور بے جا مشغولیت انتہائی مذموم ہے؛ یہی وجہ ہے کہ حدیثِ پاک میں بڑی بڑی جاگیریں بنانے، اور دنیاوی مال واَسباب میں رغبت سے ممانعت فرمائی گئی ہے، حضرت سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا»(۲) "تم جاگیریں نہ بناؤ (ورنہ) دنیا میں رغبت کرنے لگ جاؤ گے!"۔

---

(۱) پ۱۵، الكهف: ۲۸.

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد، ر: ۲۳۲۸، صـ۵۳۳.

حقیر دنیا کی مثال

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اللہ تعالی کے نزدیک دنیا انتہائی حقیر ہے، لہذا اس کی چکا چَوند، مال واَسباب اور آسائش وآرام سے متاثِر ہو کر، مادّہ پرستی میں مشغول ہونا انتہائی حَماقت ونادانی ہے، حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکری کے مردہ بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان چھوٹے تھے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هَذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ؟» "تم میں سے کوئی اس کو ایک درہم کے بدلے لینا پسند کرے گا؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: ہم تو کسی چیز کے عِوض بھی اس (بے وُقعت چیز) کو لینا پسند نہیں کریں گے، ہم اس کا کیا کریں گے؟ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «[أَ]تُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ؟» "کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جائے؟" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا؛ کیونکہ اس کا ایک کان چھوٹا ہے، جبکہ اب تو یہ مُردہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «فَوَاللهِ! لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ»[1] "اللہ کی قسم! جس طرح تمہارے نزدیک یہ (بکری کا مُردہ بچہ) حقیر ہے، اللہ تعالی کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے" ؏

بے وفا دنیا پہ مَت کر اعتبار
تو اچانک مَوت کا ہوگا شکار!

---

(١) "صحیح مسلم" کتاب الزُهد [والرقائق] ر: ٧٤١٨، صـ١٢٨١، ١٢٨٢، ملتقطاً.

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ![1]

تمام برائیوں کی جڑ

حضراتِ گرامی قدر! کسی شخص کا دُنیاوی مال واَسباب کی بے جا محبت میں پڑنا، مال ودَولت کی حرص میں اِضافہ ہونا، شُہرت اور ناموَری کے لیے اپنے نیک کاموں کا ڈھنڈورا پیٹنا، حلال وحرام کی پرواہ کیے بغیر خواہشاتِ نفسانیہ کی پیَروی کرنا، یہ سب مادّہ پرستی (دنیاداری) اور غفلتِ قلب کا نتیجہ ہے، اور یہ ایک ایسی قلبی بیماری ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے، لہذا اگر عافیت چاہیے تو دنیاداری میں غیر ضروری مشغولیت سے دور رہے۔

حضرت سیّدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "ایک بزرگ نے فرمایا: اے لوگو! ٹھہر ٹھہر کر عمل کرتے رہو، اللہ تعالی سے ڈرتے رہو، اُمیدوں سے دھوکا نہ کھاؤ، موت کو مت بھولو، دنیا کی طرف رغبت نہ کرو؛ کہ یہ غدّار اور دھوکے باز ہے، بَن سنور کر تمہارے سامنے آتی، اپنی خواہشات کے ذریعے تمہیں فتنے میں مبتلا کرتی ہے، لہذا اسے حقیقت کی نظر سے دیکھو؛ کیونکہ یہ کثیر خرابیوں کا گھر ہے، اس کے خالق عزّوجلّ نے اس کی مذمّت کی ہے، اس کی نئی چیز پُرانی ہونے والی ہے، اس کا مالک (مادّہ پرست) فنا ہونے والا ہے، اور اس کا عزّت دار (روزِ حشر) رُسوا ہونے والا ہے"[2]۔

---

(۱) "وسائلِ بخشش" مثنویٔ عطّار، ص۷۱۱۔

(۲) دیکھیے: "اِحیاء العلوم" باب ۲، دنیا کی صفت، فصل اوّل، دنیا کی مذمت اور صفت سے متعلق وعظ ونصیحت، ۳/ ۲۷۹، ملتقطاً۔

مادّہ پرستی کی مختلف صورتیں

میرے محترم بھائیو! ہم لوگ مغربی کلچر (Western Culture) کی پیَروی میں مادّہ پرستی کا شکار ہیں، اس کی مختلف صورتوں کو اپنائے ہوئے ہیں، اپنے لباس کو انتہائی اعلی اور فاخرانہ رکھنا، اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے کھانا، عالیشان گھروں میں رہنا، نت نئے ماڈل (Model) کی گاڑیاں اور موبائل فون (Mobile Phones) خریدنا، جدید مغربی طرزِ زندگی اپنانا، دنیاوی تکلفات کا بڑا اہتمام کرنا، اپنے اسٹیٹس (Status) پر کسی قسم کا کمپرومائز (Compromise) نہ کرنا، اپنے لائف اسٹائل (Lifestyle) کو بلند رکھنے کے لیے حلال وحرام کی تمیز نہ رکھنا، دنیا کی ہر نعمت اور آسائش حاصل کرنے کی کوشش کرنا، اپنی سہولت وآرام کے چکر میں دیگر مسلمان بھائیوں کا اِحساس نہ کرنا، مادّہ پرستی ہی کی مختلف صورتیں ہیں۔ لہٰذا ان سے بچیے، اور اپنے طرزِ زندگی کو زیادہ سے زیادہ سادہ بنائیے؛ کہ سادگی اللہ ورسول کو بڑی پسند اور مہنگائی پر قابو پانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، نیز اسلامی تعلیمات میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ آج اگر ہم مادّہ پرستی کو چھوڑ کر سادگی اپنالیں، تو ہماری مُعاشی حالت میں بڑی حد تک سُدھار آ سکتا ہے، اس طرح مہنگائی پر قابو پاکر غربت کو بھی کافی حد کم کیا جاسکتا ہے!۔

مادّہ پرستی چھوڑنے سے کیا مُراد ہے؟

عزیزانِ مَن! مادّہ پرستی چھوڑنے سے مُراد یہ ہے کہ انسان دنیاوی کاموں میں اس قدر مشغول نہ ہو، کہ اس کے باعث اپنی آخرت سے غافل ہو جائے، ورنہ دنیا کی یہ آسائشیں اور نعمتیں تو آخرت کو بہتر بنانے کا ذریعہ بھی ہیں، ارشادِ باری تعالی

ہے: ﴿مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ﴾[1] "جو آخرت کی کھیتی چاہے، ہم اس کے لیے اس کی کھیتی بڑھائیں، اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اُسے اس میں سے کچھ دیں گے، اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں"۔

لہذا اس دنیا سے اتنا ہی لیں جتنا آخرت کی بہتری کے لیے کافی ہو، ورنہ دنیا سے حد درجہ اِنتفاع (نفع اٹھانا) آخرت میں بوجھ بن جائے گا، اور دنیا میں جس قدر مال ودَولت اور نعمتیں زیادہ ہوں گی، آخرت میں حساب بھی اُتنا ہی زیادہ دینا پڑے گا!۔

مالداری کے باعث جنّت میں تاخیر سے داخلہ

میرے محترم بھائیو! مادّہ پرست انسان کے ذرائع آمدَن حلال ہوں یا حرام، بروزِ قیامت بہر صورت حساب تو دینا ہی پڑے گا، اور جتنی زیادہ نعمتیں ہو گی اُن کے حساب میں بھی اتنا ہی زیادہ وقت لگے گا، اور وہ اتنی ہی تاخیر سے جنّت میں جائے گا۔ اس بارے میں حضرت سیِّدنا عبدالرحمن بن عَوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق ایک واقعہ سماعت فرمائیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابیٔ رسول ہیں، آپ کی سخاوت کا یہ عالَم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ایک بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مال میں سے پہلے چار ۴ ہزار درہم صدقہ کیے، پھر چالیس ۴۰ ہزار درہم اللہ تعالی کی راہ میں خیرات کیے، اس کے بعد چالیس ۴۰ ہزار دینار صدقہ کیے، پھر پانچ سو ۵۰۰ گھوڑے اور اس کے بعد پانچ سو ۵۰۰ اونٹ راہِ خدا میں صدقہ کیے[2]۔

---

(۱) پ۲۵، الشُوری: ۲۰.

(۲) انظر: "أُسد الغابة في معرفة الصحابة" باب العين، ۳۳۷۰- عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه، ۳/ ۴۷۵.

ایک بار مدینہ منوّرہ میں حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تجارتی قافلہ آیا، اس قافلے میں گندم، آٹے اور کھانے سے لدے ہوئے سات سو ۷۰۰ اونٹ تھے، حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے شور سنا تو اس بارے میں دریافت فرمایا، انہیں بتایا گیا کہ حضرت عبد الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا تجارتی قافلہ واپس آیا ہے، جس میں گندم، آٹے اور طعام سے لدے سات سو ۷۰۰ اونٹ ہیں، حضرت سیّدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ "میں نے نبئ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: «قَدْ رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبْوًا»[1] "میں نے دیکھا کہ عبد الرحمن بن عَوف (اپنی مالداری کے باعث) گھسٹتے ہوئے جنّت میں داخل ہوں گے"۔ جب یہ بات حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن عَوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو معلوم ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: «يا أمّه! إن أُشْهِدُكِ أنّها بأحمالها وأحلاسها وأقتابها في سبيلِ الله ﷻ»[2] "اے میری ماں رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے یہ تمام اونٹ اپنے سازوسامان سمیت اللہ تعالی کی راہ میں صدقہ کر دیے"۔

جب حلال ذرائع آمدَن اور حد درجہ سخاوت کے باوُجود ایک صحابئ رسول کے حساب وکتاب کا یہ عالَم ہے، تو پھر ہمارا کیا بنے گا! ہم کیسے ایک ایک پائی کا حساب دیں گے! اگر ہمارے ذرائع آمدَن میں حرام کی آمیزش ہوئی تو روزِ محشر کیسے نَجات

---

(١) انظر: "مسند الإمام أحمد" مسند الصديقة عائشة بنت الصديق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، ر: ٢٤٨٤٢، ٤١/ ٣٤٧. و"أُسد الغابة في معرفة الصحابة" باب العين، ٣٣٧٠- عبد الرحمن بن عَوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ٣/ ٤٧٥.

(٢) انظر: "أُسد الغابة في معرفة الصحابة" باب العين، ٣٣٧٠- عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ٣/ ٤٧٥.

وچھٹکارہ پائیں گے! لہٰذا بہتر یہی ہے کہ دنیاوی اَسباب سے صرف حسبِ ضرورت نفع اٹھایا جائے، اور اس میں غیر ضروری مشغولیت سے اجتناب کیا جائے!!۔

یہ دنیا فانی ہے

میرے محترم بھائیو! ہمیں یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیے کہ یہ دنیا فانی ہے، ہمارا مال واَسباب، کوٹھی بنگلہ، کاریں اور جائیداد وغیرہ سب یہاں دنیا ہی میں رہ جائے گا، ہر انسان خالی ہاتھ قبر میں جائے گا؛ لہٰذا دنیا کی محبت اور مادّہ پرستی کا شکار ہو کر اُمورِ دِینیہ سے غفلت بَرتنا، کسی مسلمان کو ہرگز زیب نہیں دیتا، ہمیں اس سے جان چھڑانا ہوگی، اور رب تعالی سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا ہوگا، اُس کی یاد سے اپنے سینے کو مَعمور کرنا ہوگا؛ کہ غافل دِلوں کی شِفا، اور محبتِ دنیا سے نَجات کا راز اِسی میں پنہاں ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾[1] "سُن لو کہ اللہ کی یاد ہی میں دِلوں کا چین وسکون ہے!" ؏

دنیا ہی میں رہ جائے گا یہ دَبدَبہ
زور تیرا خاک میں مل جائے گا!

تیری طاقت تیرا فن عُہدہ ترا
کچھ نہ کام آئے گا سرمایہ ترا![2]

---

(۱) پ۱۳، الرَعد: ۲۸.

(۲) "وسائلِ بخشش" "مثنویٔ عطّار، ص۱۱۷۔

دنیاوی اُمور میں اِنہماک و مشغولیت کا حکم

برادرانِ اسلام! دُنیوی اُمور میں دلچسپی مُطلقاً ممنوع نہیں، ضروری حاجات کی قدر، دُنیوی مال ودَولت کمانا اور اس سے تعلق رکھنا، جائز اور شریعت کو مَطلوب ہے، البتہ دُنیوی اُمور اور مادّہ پرستی میں اس قدر اِنہماک اور مشغولیت جو اِنسان کو اللہ کی یاد سے غافل کردے، اس کے اَحکام کی بجاآوری میں رُکاوَٹ بنے، مذموم وممنوع ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ پاک میں اس کی مذمّت بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ﴿يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ﴾[1] "جانتے ہیں آنکھوں کے سامنے کی دُنیوی زندگی، اور وہ آخرت سے پورے بے خبر (غافل) ہیں!"۔

آج ہم لوگوں نے اچھی نوکری، اچھا گھر، مال ودَولت، جائیداد، عالی شان محلّات، زراعت، تجارت اور دیگر دُنیوی کام دَھندوں اور اسباب ہی کو سب کچھ سمجھ رکھا ہے، آخرت میں ہونے والی پوچھ گچھ اور حساب وکتاب سے یکسر غافل ہو چکے ہیں، ابھی وقت ہے کہ خوابِ غفلت سے جاگ جائیں، مادّہ پرستی چھوڑیں اور اپنی آخرت کی فکر کریں!!۔

آخرت سے غفلت اور فراموشی

جانِ برادر! جو لوگ مادّہ پرستی کے باعث اپنی آخرت کو فراموش کیے بیٹھے ہیں، اللہ تعالی اُن کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ﴾[2] "انہیں چھوڑو (اے حبیب!) کہ کھائیں اور

---

(۱) پ ۲۱، الرُوم: ۷.

(۲) پ ١٤، الحجر: ٣.

برتیں (دنیا کی لذّتیں) اور (عیش و عشرت اور طویل زندگی کی) اُمید انہیں کھیل میں ڈالے! تو اَب جانا چاہتے ہیں (اپنا انجامِ کار!)"۔ صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس میں تنبیہ ہے کہ (مادّہ پرستی کا شکار ہوکر) لمبی اُمیدوں میں گرفتار ہونا، اور لذّاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہوجانا، ایمان والے کی شان نہیں"[1]۔

حضرت سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "دنیا لغزش کی جگہ اور ذِلّت کا مقام ہے، اس کی عمارتیں ویرانی کی طرف اور رہنے والے قبروں کی طرف جا رہے ہیں، اس میں اکٹھے رہنے والے لوگ ایک دن ضرور جدا ہوں گے، اس کی مالداری فَقر، اور کثرت تنگدستی کا باعث ہے، اور اس میں تنگدستی فراخی کا سبب ہے، تو تم اللہ تعالی کی طرف متوجہ رہو، اس کے رزق پر راضی رہو، اور باقی رہنے والے گھر (جنّت) کو فنا ہونے والے گھر (دنیا) پر ترجیح دو؛ کیونکہ تمہاری زندگی ڈھلتے ہوئے سائے، اور گرتی ہوئی دیوار کی طرح ہے، لہذا عمل زیادہ کرو اور (دنیاوی) اُمیدیں کم رکھو"[2]۔

فکرِ آخرت سے بے خوفی

حضراتِ ذی وقار! مادّہ پرستی اور دنیاوی مال واَسباب میں غیر ضروری مشغولیت، فکرِ آخرت سے غفلت کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ لَا

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۱۴، الحجر، زیرِ آیت: ۳، صـ ۴۹۰۔

(۲) "اِحیاء العلوم" باب اوّل، دنیا کی مذمت سے متعلق روایات، فصل اوّل، دنیا کی مذمت پر مشتمل ۶۹ اقوالِ بزرگانِ دین، سیّدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت، ۳/ ۲۷۷۔

﴿يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾[1] "یقیناً وہ جو ہمارے ملنے کی اُمید نہیں رکھتے (یعنی روزِ قیامت، اور ثواب وعذاب کے قائل نہیں) اور دنیا کی (فانی) زندگی (کو آخرت پر ترجیح دے کر) پسند کر بیٹھے (اور اپنی ساری عمر اس کی طلب میں گزاری) اور اس پر مطمئن ہوگئے، اور وہ جو ہماری آیتوں (یعنی سیّدِ عالم ﷺ اور قرآنِ پاک) سے غفلت کرتے ہیں، اُن لوگوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے؛ ان کی کمائی (اَعمال) کا بدلہ"۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾[2] "جنہوں نے ہماری آیتیں اور آخرت کے دربار (کی حاضری) کو جھٹلایا، اُن کا سب کیا دھرا اکارت گیا، انہیں کیا بدلہ ملے گا مگر وہی جو کرتے تھے!"۔

دنیا کی مادّی اشیاء آزمائش وامتحان کا باعث ہیں

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! دنیا کی یہ نعمتیں اور آسائش وآرام کی کثرت، مادّہ پرستوں اور حق پرستوں میں فرق وامتیاز کا ایک پیمانہ، اور اللہ تعالی کی طرف سے امتحان بھی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾[3] "لوگوں کے

---

(١) پ١١، یونس: ٧، ٨.

(٢) پ٩، الأعراف: ١٤٧.

(٣) پ٣، آل عمران: ١٤.

لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت (تاکہ خواہش پرستوں اور خدا پرستوں میں فرق واِمتیاز ظاہر ہو) عورتیں اور بیٹے، تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر، اور نشان کیے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے (اس سے کچھ عرصہ نفع پہنچتا ہے پھر فنا ہو جاتی ہے) اور اللہ جس کے پاس (اس دنیا کے مقابلے میں کہیں زیادہ) اچھا ٹھکانہ (جنّت) ہے"۔ لہٰذا انسان کو چاہیے کہ اس دنیائے فانی کی ناپائیدار مرغوبات میں زیادہ دل نہ لگائے، اور دنیا کا جو مال واَسباب حاصل ہے اُسے کسی ایسے کام میں خرچ کرے جس سے عاقبت اچھی ہو، اور آخرت کی سعادت حاصل ہو! ؏

ضرورت سے زیادہ مال ودَولت کا نہیں طالب

رہے بس آپ کی نظرِ عنایت یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر

عطا ہو دَولتِ صبر وقناعت یا رسولَ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم![1]

مادّہ پرستی (دنیاداری) سے نَجات کا طریقہ

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! مادّہ پرستی اور دنیاوی مال واَسباب کی بے جا محبت انتہائی مذموم اور بندۂ مؤمن کی شان کے مُنافی ہے، لہٰذا جتنا جلدی ہوسکے اس سے نَجات حاصل کی جائے، اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کیا جائے کہ

"(۱) یہ دنیا سائے کی طرح ہے، اور سائے سے دھوکا کھانا حَماقت ہے۔

(۲) دنیا خواب کی طرح ہے اور خوابوں سے محبت کرنا دانش مندی نہیں۔

---

(۱) "وسائلِ بخشش" عطا کر دو مدینے کی اجازت یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص۳۳۲۔

(۳) دنیا سانپ کی طرح ہے جو چُھونے میں نرم وملائم ہے، لیکن اس کا زہر جان لیوا ہوتا ہے، لہٰذا عارِضی نفع وکشش کے لیے دائمی تکلیف کو اپنا لینا نادانائی ہے۔

(۴) جس طرح پانی میں چلنے والے کے قدم سوکھے نہیں رہ سکتے، اسی طرح مادّہ پرستی اور دنیا سے اُلفت رکھنے والا مصیبت وآفت سے چھٹکارا نہیں پا سکتا، اور آخر کار دُنیوی محبت کی دیمک دل سے عبادت کی لذّت ومٹھاس کو آہستہ آہستہ ختم کر دیتی ہے۔

(۵) طالبِ دنیا اور مادّہ پرست کی مثال سمندر کے پانی سے پیاس بجھانے والے جیسی ہے، جس قدر وہ پانی پیتا ہے اتنا ہی پیاس میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

(۶) دنیا کی محبت لوگوں کو دھوکا دیتی ہے اور ایمان کمزور کرتی ہے۔

(۷) دنیا میں حد سے زیادہ مشغولیت، آخرت سے غافل ہونے کا سبب ہے۔

(۸) دنیا ایک مہمان خانہ ہے، لہٰذا اس میں پُرسکون رہنے کے لیے خود کو مسافر رکھنا ضروری ہے، اگر دنیا کو مستقل ٹھکانہ سمجھ کر اس سے دل لگا بیٹھے، تو جدائی کے وقت شدید غم اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے"[1]۔

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ مادّہ پرستی اور دنیاداری میں غیر ضروری طور پر مشغول نہ ہوں، اِعتدال اور میانہ رَوِی سے کام لیں، فرائض وواجبات کی پابندی کریں، موت کو کثرت سے یاد کریں، دُنیوی لَذّتوں اور عیش کوشیوں سے بچیں، دنیاداروں کی صحبت اور ہمنشینی سے کوسوں دُور بھاگیں، علماء وصالحین کی صحبت اختیار کریں، فکرِ آخرت اور حساب وکتاب سے غافل نہ رہیں، سابقہ اُمتوں اور غافل اَقوام کے انجام

---

(۱) دیکھیے: "اِحیاء العلوم" باب ۲، دنیا کی صفت، فصل ۲، مثالوں کے ذریعے دنیا کی حقیقت کا بیان، ۳/ ۷۴۷ - ۷۵۰، ملتقطاً۔ و"باطنی بیماریوں کی معلومات" محبتِ دنیا کا علاج، ص۸۳-۸۵، ملخّصاً۔

سے عبرت حاصل کریں، اور قرآن و سنّت کے اَحکام پر پابندی سے عمل کریں؛ کہ جو شخص ان احتیاطی تدابیر کو اختیار کرے گا، وہ حرام وحلال کی تمیز میں کامیاب ہو کر، توکُّل و میانہ رَوِی اختیار کر سکے گا، اللہ تعالیٰ اُسے مادّہ پرستی اور دنیا کی بے جا محبت سے بچالے گا، اور جو لوگ اس خصلتِ بد میں مبتلا ہیں انہیں اس سے نَجات ملے گی، اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنا شکر گزار بندہ بنالے گا، ان شاء اللہ! ۔

دعا

اے اللہ! ہمیں قرآن و سنّت کے اَحکام پر عمل کی توفیق عطا فرما، فرائض وواجبات کا پابند بنا، نفسانی خواہشات کی پیَروی سے محفوظ فرما، دنیا کی محبت سے نَجات عطا فرما، دنیاداروں کی بُری صحبت سے بچا، بزرگانِ دین اور علمائے کِرام کا ساتھ نصیب فرما، توکُّل اور میانہ رَوِی کی صفت سے مزیَّن فرما، اپنی آخرت کی فکر اور اس کی تیاری کی سوچ عنایت فرما، اور ہمارے مُردہ و تاریک دِلوں کو اپنے ذِکر سے روشن و منوّر فرما!۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.